سُوْرَةُ الْمُلْكِ

مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی تیس ۳۰ آیات اور دو ۲ رکوع ہیں

رکوع نمبر ۱ آیات ۱ تا ۱۴ تَبٰرَكَ الَّذِيْ ۲۹/۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ وَهُوَ
عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرُ (۱)
الَّذِيْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ
اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفُوْرُ (۲)
الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ۚ مَا
تَرٰى فِيْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ ۚ
فَارْجِعِ الْبَصَرَ ۙ هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ (۳)
ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ اِلَيْكَ
الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِيْرٌ (۴)
وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ وَ
جَعَلْنٰهَا رُجُوْمًا لِّلشَّيٰطِيْنِ وَاَعْتَدْنَا لَهُمْ
عَذَابَ السَّعِيْرِ (۵)
وَلِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ ۖ
وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ (۶)
اِذَآ اُلْقُوْا فِيْهَا سَمِعُوْا لَهَا شَهِيْقًا وَّهِيَ
تَفُوْرُ (۷)
تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ ۖ كُلَّمَآ اُلْقِيَ فِيْهَا

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ○
وہ (خدا) جس کے ہاتھ میں بادشاہی ہے بڑی برکت والا ہے
اور وہ ہر چیز پر قادر ہے (۱)
اسی نے موت اور زندگی کو پیدا کیا تاکہ تمہاری آزمائش
کرے کہ تم میں کون اچھے کام کرتا ہے۔ اور وہ زبردست (اور) بخشنے والا ہے (۲)
اس نے سات آسمان اوپر تلے بنائے۔ (اے دیکھنے والے) کیا تو
(خدائے) رحمٰن کی آفرینش میں کچھ نقص دیکھتا ہے؟ ذرا آنکھ
اٹھا کر دیکھ بھلا تجھ کو (آسمان میں) کوئی شگاف نظر آتا ہے؟ (۳)
پھر دوبارہ (سہ بارہ) نظر کر تو نظر (ہر بار) تیرے پاس ناکام
اور تھک کر لوٹ آئے گی (۴)
اور ہم نے قریب کے آسمان کو تاروں کے چراغوں سے
زینت دی۔ اور ان کو شیطان کے مارنے کا آلہ بنایا اور ان کے
لئے دہکتی آگ کا عذاب تیار کر رکھا ہے (۵)
اور جن لوگوں نے اپنے پروردگار سے انکار کیا ان کے لئے
جہنم کا عذاب ہے۔ اور وہ برا ٹھکانا ہے (۶)
جب وہ اس میں ڈالے جائیں گے تو اس کا چیخنا چلانا
سنیں گے اور وہ جوش مار رہی ہوگی (۷)
گویا مارے جوش کے پھٹ پڑے گی۔ جب اس میں ان کی کوئی جماعت ڈالی جائے گی تو

THE SOVEREIGNTY

Revealed at Mecca

In the name of Allah, the Beneficent, the Merciful.

1. Blessed is He in Whose hand is the Sovereignty, and He is Able to do all things:

2. Who hath created life and death that He may try you, which of you is best in conduct; and He is the Mighty, the Forgiving,

3. Who hath created seven heavens in harmony. Thou (Muhammad) canst see no fault in the Beneficent One's creation; then look again: Canst thou see any rifts?

4. Then look again and yet again, thy sight will return unto thee weakened and made dim.

5. And verily We have beautified the world's heaven with lamps, and We have made them missiles for the devils, and for them We have prepared the doom of flame.

6. And for those who disbelieve in their Lord there is the doom of hell, a hapless journey's end!

7. When they are flung therein they hear its roaring as it boileth up,

8. As it would burst with rage. Whenever a (fresh) host is flung therein the wardens

فَوْجٌ سَأَلَهُمْ خَزَنَتُهَآ أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَذِيرٌ ﴿۸﴾ — دوزخ کے داروغہ ان سے پوچھیں گے تمہارے پاس کوئی ہدایت کرنے والا نہیں آیا تھا؟ ﴿۸﴾

قَالُوا بَلَىٰ قَدْ جَآءَنَا نَذِيرٌ فَكَذَّبْنَا — وہ کہیں گے کیوں نہیں ضرور ہدایت کرنے والا آیا تھا لیکن

وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ ٱللَّهُ مِن شَيْءٍ إِنْ أَنتُمْ — ہم نے اس کو جھٹلا دیا اور کہا کہ خدا نے تو کوئی چیز نازل ہی

إِلَّا فِي ضَلَٰلٍ كَبِيرٍ ﴿۹﴾ — نہیں کی تم تو بڑی غلطی میں (پڑے ہوئے) ہو ﴿۹﴾

وَقَالُوا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ أَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا — اور کہیں گے اگر ہم سنتے یا سمجھتے ہوتے تو دوزخیوں

فِيٓ أَصْحَٰبِ ٱلسَّعِيرِ ﴿۱۰﴾ — میں نہ ہوتے ﴿۱۰﴾

فَٱعْتَرَفُوا بِذَنۢبِهِمْ فَسُحْقًا لِّأَصْحَٰبِ — پس وہ اپنے گناہوں کا اقرار کر لیں گے سو دوزخیوں

ٱلسَّعِيرِ ﴿۱۱﴾ — کے لئے (رحمتِ خدا سے) دوری ہے ﴿۱۱﴾

إِنَّ ٱلَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُم بِٱلْغَيْبِ — (اور) جو لوگ بن دیکھے اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں اُن کیلئے

لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ كَبِيرٌ ﴿۱۲﴾ — بخشش اور اجرِ عظیم ہے ﴿۱۲﴾

وَأَسِرُّوا قَوْلَكُمْ أَوِ ٱجْهَرُوا بِهِۦٓ إِنَّهُۥ — اور تم (لوگ) بات پوشیدہ کہو یا ظاہر وہ دل کے بھیدوں

عَلِيمٌۢ بِذَاتِ ٱلصُّدُورِ ﴿۱۳﴾ — تک سے واقف ہے ﴿۱۳﴾

أَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ وَهُوَ ٱللَّطِيفُ — بھلا جس نے پیدا کیا وہ بے خبر ہے؟ وہ تو پوشیدہ باتوں

ٱلْخَبِيرُ ﴿۱۴﴾ ع — کا جاننے والا اور ہر چیز سے آگاہ ہے ﴿۱۴﴾

thereof ask them: Came there unto you no warner?

9. They say: Yea, verily, a warner came unto us; but we denied and said: Allah hath naught revealed; ye are in naught but a great error.

10. And they say: Had we been wont to listen or have sense, we had not been among the dwellers in the flames.

11. So they acknowledge their sins; but far removed (from mercy) are the dwellers in the flames!

12. Lo! those who fear their Lord in secret, theirs will be forgiveness and a great reward.

13. And keep your opinion secret or proclaim it, lo! He is Knower of all that is in the breasts (of men).

14. Should He not know what He created? And He is the Subtile, the Aware.

اسرار و معارف

بہت ہی بابرکت ہے وہ ذات جس کے قبضۂ قدرت میں ہے سلطنت و حکومت کہ حقیقی حکومت اسی کو سزاوار ہے جو ہر چیز پہ قادر ہے۔

صفاتِ باری جو اسکی حکومت پہ دلالت کرتے ہیں

اوّل اس کا موجود ہونا ہمیشہ سے ہمیشہ کے لیے دوم اس کا صفاتِ کمال کا مالک ہونا سوم اس کا ہر چیز پہ قادر ہونا اور چہارم ہر چیز کا خالق ہونا حتیٰ کہ موت و حیات کا بھی، وہی ذات ہے جس نے پیدا فرمایا موت کو اور حیات کو کہ تمہاری آزمائش ہو سکے کہ کون تم میں سے نیک عمل کرتا ہے اور وہ زبردست بھی ہے اور بخشنے والا بھی۔

موت اور اسکی اقسام

زندگی ایک حال ہے اور مخلوق ہے اسی طرح حیات کے تعلق کو بدن سے الگ کرنا بھی ایک حال ہے اسی کا نام موت ہے وہ بھی زندگی کی طرح مخلوق ہے عدم محض نہیں جس طرح زندگی کی اقسام ہیں کہ جمادات میں حیات ہے نباتات میں ہے اور حیوانات میں ہے مگر سب کی اپنی اپنی حیات ہے اور سب سے کامل حیات انسان میں ہے کہ وہ معرفتِ باری کا شعور رکھنے کی استعداد رکھتا ہے اور یہی استعداد ایمان و عمل اور آزمائش کی بنیاد ہے کہ جس بار سے آسمان اور زمین اور پہاڑ تک ڈر گئے وہ انسان نے اٹھالیا۔ اسی طرح موت کی بھی اقسام ہیں اور انسانی موت دو طرح سے ہے کہ معرفتِ باری کی وہ استعداد اپنے کردار کے باعث ضائع کر دے تو بھی ایک طرح سے انسانیت سے عاری ہو کر مردہ قرار پایا جیسے کفار کو مردہ کہا گیا ہے اور دوسرے جب بدن اور روح کا وہ رشتہ منقطع ہو جائے جو دنیا کی زندگی کا سبب ہے اور یوں دارِ عمل سے اس کا کام ختم ہوا اور دارِ آخرت یا دارِ اجل کو چل دیا۔

آسمان

وہی ہستی ہے جس نے سات آسمانوں کو تہہ در تہہ پیدا فرمایا کہ کسی کو اس کے بنانے میں کوئی کمی نظر نہیں آتی خواہ بار بار نظر دوڑائیں آلات سے دیکھیں یا مشینوں سے نظر تھک ہار کر رہ جائے گی مگر اسے کوئی خامی نہ ملے گی ضروری نہیں کہ یہ نیلگوں نظر آنے والا ہی آسمان ہو بلکہ ہو سکتا ہے دُوری کے باعث فضا ایسی نظر آتی ہو اور آسمان بُہت پرے' یہ بھی ممکن ہے فضا صاف ہو اور آسمان ہی نظر آتا ہو بہر حال مادی نظر سے دیکھیں یا عقل و خرد سے کسی طرح کوئی کمی نظر نہیں آتی اور ہم نے ستاروں کو چراغوں کی طرح سجا کر پہلے آسمان کے لیے زینت کا سبب بنا دیا اگرچہ ستارے آسماں سے بہت نیچے ہوں مگر زمین سے نظر کریں تو آسمان پر ٹانکے ہُوئے ہی نظر آتے ہیں نیز ان سے شیطانوں کو بھگانے کا کام بھی لیا جاتا ہے۔ اس سے مراد شہاب ثاقب بھی ہو سکتا ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ شیاطین کو بھگانے کے لیے کوئی شعلہ یا کرنٹ ستاروں سے نکلتا ہو ضروری نہیں کہ ہمیں بھی نظر آئے ہاں یہ طے ہے کہ شیاطین کو ستاروں کی حد دپار نہیں کرنے دی جاتیں اور شیطانوں کے لیے دہکتی آگ کا عذاب بھی تیار کر رکھا ہے۔ ساتھ وہ لوگ بھی جو شیاطین کی راہ اختیار کر کے اپنے پروردگار سے کفر کرتے ہیں وہ بھی جہنم میں ڈالے جائیں گے جو بہت ہی تکلیف دہ جگہ ہے۔ جب انہیں اس میں پھینکا جائے گا

تو وہ اس کی دھاڑ سن کر دہشت زدہ ہو جائیں گے اور لگ رہا ہو گا کہ غصّے سے پھٹ جائے گی اور کفار سے دوزخ میں متعین فرشتہ یا داروغۂ دوزخ پوچھے گا کہ کیا تمہارے پاس کوئی اللہ کا نبی نہ آیا جو تمہیں بروقت اس بُرے انجام سے مطلع کرتا اور تم بچنے کی تدبیر کرتے تو کہیں گے ہاں بیشک ہمارے پاس ایسی ہستی آئی جس نے ہم کو ان سب باتوں کی اطلاع دی مگر ہم نے اس بات کو قبول کرنے سے انکار کر دیا بلکہ کہہ دیا کہ اللہ نے کچھ بھی نازل نہیں کیا آپ نے محض جھوٹا فسانہ گھڑ رکھا ہے اور آپ خود غلطی کیے جا رہے ہیں اور تب کہیں گے کاش ہم ان کی باتوں پہ غور و فکر کرتے اور عقل سے کام لیتے تو آج دوزخ میں نہ ہوتے۔ انہوں نے اپنی غلطی قبول بھی کی اب آکر جب سارا کام ختم ہو چکا اب اس اقرار کا انہیں کچھ حاصل نہیں ہاں وہ لوگ جو دنیا میں اپنے رب پر غائبانہ ایمان لائے اور پھر اس کی عظمت کو اپنے دلوں میں محسوس کیا ان کے لیے اللہ کی بخشش ہے کہ انسانی کمزوریوں کی بنا پر اگر کوئی خامی رہ گئی تو اللہ کریم معاف فرما کر انہیں بہت عظیم الشان بدلہ عطا فرمائیں گے۔ اے لوگو تم چھپ کر باتیں کرو یا ظاہر میں کرو اللہ کی ذات تو ایسی ہے جو دلوں کے بھید تک سے واقف ہے اور کیوں نہ ہو اس نے خود ہر ایک کو پیدا کیا' حیات بخشی' کام کرنے اور سوچنے سمجھنے کی طاقت دی' بھلا وہ ہر حال سے کیوں واقف نہ ہو گا بلکہ وہ تمام چھپے بھید جاننے والا اور ہر شے اور ہر حال سے باخبر ہے۔

رکوع نمبر ۲ آیات ۱۵ تا ۲۰

هُوَالَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الْاَرْضَ ذَلُوْلًا
فَامْشُوْا فِیْ مَنَاکِبِهَا وَکُلُوْا مِنْ رِّزْقِهٖ
وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ ⑮
ءَاَمِنْتُمْ مَّنْ فِی السَّمَآءِ اَنْ یَّخْسِفَ
بِکُمُ الْاَرْضَ فَاِذَا هِیَ تَمُوْرُ ⑯
اَمْ اَمِنْتُمْ مَّنْ فِی السَّمَآءِ اَنْ یُّرْسِلَ
عَلَیْکُمْ حَاصِبًا فَسَتَعْلَمُوْنَ کَیْفَ نَذِیْرِ ⑰
وَلَقَدْ کَذَّبَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ

وہی تو ہے جس نے تمہارے لئے زمین کو نرم کیا تو اس کی راہوں
میں چلو پھرو اور خدا کا (دیا ہوا) رزق کھاؤ اور (تم کو)
اسی کے پاس (قبروں سے) نکل کر جانا ہے ⑮
کیا تم اس سے جو آسمان میں ہے بے خوف ہو کہ تم کو زمین
میں دھنسا دے اور وہ اس وقت حرکت کرنے لگے ⑯
کیا تم اس سے جو آسمان میں ہے نڈر ہو کہ تم پر کنکر بھری ہوا
چھوڑ دے سو تم عنقریب جان لوگے کہ میرا ڈرانا کیسا ہے ⑰
اور جو لوگ ان سے پہلے تھے انہوں نے بھی جھٹلایا تھا

15. He it is Who hath made the earth subservient unto you, so walk in the paths thereof and eat of His providence. And unto Him will be the resurrection (of the dead).
16. Have ye taken security from Him Who is in the heaven that He will not cause the earth to swallow you when lo! it is convulsed?
17. Or have ye taken security from Him Who is in the heaven that He will not let loose on you a hurricane? But ye shall know the manner of My warning.
18. And verily those before them denied, then (see)

the manner of My wrath (with them)!

19. Have they not seen the birds above them spreading out their wings and closing them? Naught upholdeth them save the Beneficent. Lo! He is Seer of all things.

20. Or who is he that will be an army unto you to help you instead of the Beneficent? The disbelievers are in naught but illusion.

21. Or who is he that will provide for you if He should withhold His providence? Nay, but they are set in pride and frowardness.

22. Is he who goeth groping on his face more rightly guided, or he who walketh upright on a beaten road?

23. Say (unto them, O Muhammad): He it is Who gave you being, and hath assigned unto you ears and eyes and hearts. Small thanks give ye!

24. Say: He it is Who multiplieth you in the earth, and unto Whom ye will be gathered.

25. And they say: When (will) this promise (be fulfilled), if ye are truthful?

26. Say: The knowledge is with Allah only, and I am but a plain warner;

27. But when they see it nigh, the faces of those who disbelieve will be awry, and it will be said (unto them): This is that for which ye used to call.

28. Say (O Muhammad): Have ye thought: Whether Allah causeth me (Muhammad) and those with me to perish or hath mercy on us, still, who will protect the disbelievers from a painful doom?

29. Say: He is the Beneficent. In Him we believe and in Him we put our trust. And ye will soon know who

سو دیکھ لو کہ میرا کیسا عذاب ہوا ﴿۱۸﴾
کیا انہوں نے اپنے سروں پر اڑتے جانوروں کو نہیں دیکھا جو پروں کو
پھیلائے رہتے ہیں اور ان کو سکیڑ بھی لیتے ہیں خدا کے سوا انہیں
کوئی تھام نہیں سکتا۔ بیشک وہ ہر چیز کو دیکھ رہا ہے ﴿۱۹﴾
بھلا ایسا کون ہے جو تمہاری فوج ہو کر خدا
کے سوا تمہاری مدد کر سکے۔ کافر تو دھوکے
میں ہیں ﴿۲۰﴾
بھلا اگر وہ اپنا رزق بند کر لے تو کون ہے جو تم کو رزق دے؟
لیکن یہ سرکشی اور نفرت میں پھنسے ہوئے ہیں ﴿۲۱﴾
بھلا جو شخص چلتا ہوا منہ کے بل گر پڑتا ہے وہ سیدھے
رستے پر ہے یا وہ جو سیدھے رستے پر برابر چل رہا ہو؟ ﴿۲۲﴾
وہ خدا ہی تو ہے جس نے تم کو پیدا کیا اور تمہارے کان اور
آنکھیں اور دل بنائے۔ (مگر) تم کم احسان مانتے ہو ﴿۲۳﴾
کہہ دو کہ وہی ہے جس نے تم کو زمین میں پھیلایا اور اسی کے
روبرو تم جمع کئے جاؤ گے ﴿۲۴﴾
اور کافر کہتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو تو یہ وعید کب
(پوری) ہوگی؟ ﴿۲۵﴾
کہہ دو کہ اس کا علم خدا ہی کو ہے۔ اور میں تو کھول کھول کر
ڈر سنا دینے والا ہوں ﴿۲۶﴾
سو جب وہ دیکھ لیں گے کہ وہ (وعدہ) قریب آ گیا تو
کافروں کے منہ برے ہو جائیں گے۔ اور (ان سے) کہا
جائے گا کہ یہ وہی ہے جس کے تم خواستگار تھے ﴿۲۷﴾
کہو کہ بھلا دیکھو تو اگر خدا مجھ کو اور میرے ساتھیوں کو
ہلاک کر دے یا ہم پر مہربانی کرے۔ تو کون ہے جو کافروں کو
دکھ دینے والے عذاب سے پناہ دے؟ ﴿۲۸﴾
کہہ دو کہ وہ (جو خدائے) رحمٰن (ہے) ہم اسی پر ایمان لائے
اور اسی پر بھروسا رکھتے ہیں۔ تم کو جلد معلوم ہو جائے گا کہ

فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ ﴿١٨﴾
أَوَلَمْ يَرَوْا إِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ صَافَّاتٍ
وَيَقْبِضْنَ ۚ مَا يُمْسِكُهُنَّ إِلَّا الرَّحْمَٰنُ ۚ
إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ بَصِيرٌ ﴿١٩﴾
أَمَّنْ هَٰذَا الَّذِي هُوَ جُندٌ لَّكُمْ يَنصُرُكُم
مِّن دُونِ الرَّحْمَٰنِ ۚ إِنِ الْكَافِرُونَ إِلَّا
فِي غُرُورٍ ﴿٢٠﴾
أَمَّنْ هَٰذَا الَّذِي يَرْزُقُكُمْ إِنْ أَمْسَكَ
رِزْقَهُ ۚ بَل لَّجُّوا فِي عُتُوٍّ وَنُفُورٍ ﴿٢١﴾
أَفَمَن يَمْشِي مُكِبًّا عَلَىٰ وَجْهِهِ أَهْدَىٰ
أَمَّن يَمْشِي سَوِيًّا عَلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿٢٢﴾
قُلْ هُوَ الَّذِي أَنشَأَكُمْ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ
وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ ۖ قَلِيلًا مَّا تَشْكُرُونَ ﴿٢٣﴾
قُلْ هُوَ الَّذِي ذَرَأَكُمْ فِي الْأَرْضِ وَ
إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ﴿٢٤﴾
وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِن كُنتُمْ
صَادِقِينَ ﴿٢٥﴾
قُلْ إِنَّمَا الْعِلْمُ عِندَ اللَّهِ وَإِنَّمَا أَنَا
نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿٢٦﴾
فَلَمَّا رَأَوْهُ زُلْفَةً سِيئَتْ وُجُوهُ الَّذِينَ
كَفَرُوا وَقِيلَ هَٰذَا الَّذِي كُنتُم بِهِ
تَدَّعُونَ ﴿٢٧﴾
قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَهْلَكَنِيَ اللَّهُ وَمَن
مَّعِيَ أَوْ رَحِمَنَا فَمَن يُجِيرُ الْكَافِرِينَ
مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ ﴿٢٨﴾
قُلْ هُوَ الرَّحْمَٰنُ آمَنَّا بِهِ وَعَلَيْهِ
تَوَكَّلْنَا ۖ فَسَتَعْلَمُونَ مَنْ هُوَ فِي

ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٢٩﴾
قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ مَآؤُكُمْ غَوْرًا
فَمَنْ يَّاْتِيْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِيْنٍ ﴿٣٠﴾ ع

صریح گمراہی میں کون پڑ رہا تھا ﴿۲۹﴾
کہو کہ بھلا دیکھو تو اگر تمہارا پانی (جو تم پیتے ہو اور برتتے ہو) خشک
ہو جائے تو (خدا کے سوا) کون ہے جو تمہارے لئے شیریں پانی کا چشمہ بہا لائے؟ ﴿۳۰﴾

it is that is in error manifest.

30. Say: Have ye thought: If (all) your water were to disappear into the earth, who then could bring you gushing water?

اسرار و معارف

وہی ذات کریم ہے کہ جس نے زمین کو تمہارے لیے مسخر کر دیا اب اس کے راستوں میں چلو یعنی وہ طریقے اور قاعدے دریافت کرو جن سے اس سے فائدہ حاصل کر سکو کہ تمہیں اس کی استعداد بھی دی اور یوں اس کے سینے سے اپنے لیے اللہ کی نعمتیں اور رزق حاصل کر کے زندگی بسر کرو کہ اس کے بعد پھر تمہیں اسی عظیم بارگاہ میں پیش ہونا ہے۔ یعنی صرف ایجادات اور اشیاء کی لذات میں نہ کھو جاؤ بلکہ ان سب کو اللہ کی نعمتیں شمار کر کے اس کا شکر ادا کرتے رہو اور اطاعت اختیار کرو کہ پھر پیشی پہ شرمندگی نہ ہو۔

اور اے وہ لوگو جو اس سب کو محض اپنا ذاتی کمال خیال کرتے ہو کیا تم تب مانو گے کہ اللہ جو زمین ہی نہیں آسمانوں کا بھی مالک ہے اسی زمین میں تم کو دھنسا دے اور تمہاری ساری عقل اور سائنس دھری کی دھری رہ جائے اور خود زمین بھی غضب الٰہی سے لرزنے لگے یا تب مانو گے جب اللہ کی قدرت سے آسمانوں سے پتھر برسنے لگیں اور تمہیں سمجھ آجائے کہ غضب الٰہی کیا ہو گا جس کی یہ ادنیٰ جھلک ہے اور یہ سب گاہے بگاہے ہوتا رہتا ہے اگرچہ پہلی قوموں کی طرح اجتماعی ہلاکت کا عذاب اب نہیں آتا مگر کہیں نہ کہیں زمین پھٹ جاتی ہے زلزلے تباہی مچا دیتے ہیں اور پتھروں کی طرح اولے پڑتے ہیں جسے انسانی سائنس روکنے سے بے بس ہو جاتی ہے پھر پہلی قوموں کے حالات پڑھو کہ انہوں نے کفر اور انکار کا راستہ اختیار کیا تو ان اقوام پر کیسی تباہی آئی۔

تم اس کی قدرتِ کاملہ کو نہیں دیکھتے کہ تمہیں آج راکٹوں میں اڑنے پہ ناز ہے وہ بھی اسی کی دی ہوئی عقل سے مگر یہ کمال اس نے بے زبان پرندوں میں تخلیقی طور پہ پیدا کر دیا کہ ان کے اجسام اور پر ایسے بنائے

کہ کبھی پھیلاتے ہیں اور کبھی پَروں کو سکیڑ کر ہوا میں تیرتے پھرتے ہیں۔ کس طرح انہیں اس بہت بڑے رحم کرنے والے نے سکھا دیا اور وہ ہر شے سے باخبر ہے۔

بھلا یہ تو بتاؤ کہ اگر وہ تمہیں چھوڑ دے تو کون سا لشکر ہے جو تمہاری مدد کو آئے گا تمہیں زندگی اور یہ نعمتیں دے گا خود تمہارے وجود کو قائم رہنے میں مدد دے گا، کوئی بھی نہیں، صرف کافر دھوکے میں گرفتار ہیں۔ یہ نہیں سوچتے کہ اگر وہ رزق روک لے صرف بارش نہ برسائے یا زمین سے اگانا بند کر دے اور اس کی زرخیزی چھین لے تو کوئی ہے جو اپنی طاقت سے یہ سب کر دے کوئی نہیں محض کفار برائی اور شرارت پہ اڑے ہوئے ہیں اور ان کا حال یا رویّہ ایسا ہے جیسا کوئی الٹا سر کے بل چلنا شروع کر دے بھلا یہ شخص صحیح ہے یا وہ جو سیدھا اور سیدھی راہ پر چلتا ہے۔ وہی عظیم ذات ہے جس نے تمہیں پیدا کیا اور تمہیں کان آنکھ اور دل عطا فرمایا کہ تم اس کی ذات کو بھی پہچانو اور دنیا کے کمالات بھی حاصل کرو۔

مرکزِ علم دل ہے

علم الابدان کے ماہرین کے نزدیک پانچ حسیں حصولِ علم کا ذریعہ جنہیں حواس خمسہ کہتے ہیں سُننا، دیکھنا، سُونگھنا، چکھنا اور محسوس کرنا اور ان سے حاصل ہونے والے علم کا مرکز دماغ ہے مگر قرآن نے صرف دو ذریعوں کا ذکر فرمایا سب سے اول سننے کا اور ظاہر ہے انسان سب سے زیادہ علم سُن کر حاصل کرتا ہے بچپن سے موت تک اس کا سلسلہ جاری رہتا ہے اور یا پھر مشاہدے سے اور دیکھ کر۔ باقی تین ذرائع اتنے اہم نہیں وہ ذاتی زندگی کے لیے ہیں عظیم امور میں ان کا دخل نہیں اور تمام علوم کا مرکز دل کو قرار دیا کہ اگر سب کا تجربہ کر کے دل درست اور صحیح کیفیت اختیار نہ کرے تو سب ضائع جاتا ہے لہٰذا اتنی بڑی نعمتوں پہ تو انسان کو شکر ادا کرنا چاہیئے تھا جو بہت کم لوگ کرتے ہیں۔ اگر ان ذرائع علم سے تجربہ کرو تو یہ حقیقت جان سکتے ہو کہ اسی نے تمہیں پیدا کر کے زمین پر پھیلا دیا ہے اور تم اس کی نعمتیں حاصل کر کے زندگی بسر کرتے ہو اس تمام کارگہ حیات کا نتیجہ اور حساب بھی تو ہونا ضروری ہے لہٰذا تمہیں اسی کی بارگاہ میں پھر سے جمع ہونا پڑے گا پھر کہتے ہیں بھلا وہ جمع ہونے کا دن اور تاریخ کونسی ہے۔ اگر اے نبیؐ آپ کی بات درست ہے تو وقت بتا دیجئے اور فرما دیجئے کہ اس میں انسان کو دخل نہیں، نہ اس نے اس کا کوئی انتظام کرنا ہے کہ اسے بتایا جائے یہ سب اللہ کا اپنا کام ہے اور وہی خوب جانتا ہے ہاں میرا منصب

ہے کہ میں تمہیں اس کی تیاری کے لیے مکمل معلومات فراہم کر دوں۔

اور جب یہ اسے سامنے پائیں گے تو ہیبت سے ان کے چہرے تک مسخ ہو جائیں گے تب ان سے کہا جائے گا کہ وہ وقت آگیا جس کا تم مطالبہ کیا کرتے تھے۔

کفر ہمیشہ سے رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور مُسلمانوں کا دُشمن رہا ہے

ان سے فرما دیجئے کہ تم ہماری یعنی مسلمانوں کی تباہی اور ہلاکت کے درپے ہو ہمارا معاملہ تو اللہ کے ساتھ ہے کہ ہمیں ہلاک کرے گا یا سلامت رکھے گا ذرا یہ بتاؤ کہ تمہارے پاس اللہ کے دردناک عذابوں سے بچنے کی کیا تدبیر ہے یا کون ہے جو تمہیں بچائے گا جبکہ اللہ سب سے بڑا رحم کرنے والا ہے اور ہم تو اسی پر ایمان لائے ہیں اور اسی پر بھروسہ کرتے ہیں۔ اسی کی رحمت ہمیں تمام عذابوں اور ہلاکتوں سے بچانے کا سبب ہے لہٰذا عنقریب تم بھی دیکھ لوگے کہ کون گمراہی کا شکار ہے یعنی تم پر اپنی غلطی واضح ہو جائیگی۔ ان سے فرما دیجیے کہ اپنی بے شمار نعمتوں میں سے صرف پانی کو خشک کر دے تو بھلا کون ہے جو تمہیں ایسی حیات آفریں نعمت عطا کرے گا کہ جس کے باعث معمورۂ عالم آباد ہے۔ کتنے سمندر، بادل، برسات، برف، چشمے، ندیاں، دریا اور زیرِ زمین سوتے پھیلا کر بے شمار نعمتوں کو وجود میں لانے کا سبب بنا دیا بھلا کوئی ہے اللہ کے بغیر جو ایسا کر سکے ہرگز نہیں۔